دھواں

ڈاکٹر شہابؔ افسر خان

''افسر منزل''، 4/11/43/766، روش گیٹ، اعظم کالونی، اورنگ آباد (مہاراشٹر)، موبائل: 7387031778

کرستینا سے میری ملاقات گزشتہ سال ہوئی تھی۔ میرے آفس کے لیے پی اے کی اسامی کے اشتہار پر اس نے اپنی خواہش ظاہر کی تھی اور میں نے اسے انٹرویو کے لیے بلایا تھا۔ میرے سامنے ۳۵ سالہ سیدھی سادی دوشیزہ بیٹھی تھی۔ اس نے اپنا تعارف شروع کیا۔ ''میں کرستینا گمپالہ ہوں اور لوگ مجھے لاڈ سے کرستی کہتے ہیں۔ میں نے بی کام کی ڈگری حاصل کی ہے، مجھے کمپیوٹر کا اچھا خاصا تجربہ ہے۔ ٹائپنگ کی اسپیڈ بھی اچھی خاصی ہے۔ کسٹمر ڈیلنگ کا تجربہ ہے۔ فرنٹ آفس پر کام کر چکی ہوں۔ ٹیلی فون ہینڈلنگ میں مہارت رکھتی ہوں۔ آفس کے مواصلات آزادانہ طور پر ہینڈل کر سکتی ہوں۔ دس سال کا تجربہ رکھتی ہوں۔ فی الوقت Job hunting کر رہی ہوں کیونکہ جس آفس میں کام کیا کرتی تھی اس کا (مالی) دیوالیہ نکل گیا ہے اور وہ بند ہو گیا ہے۔'' اس کے بے باک انٹرویو سے میں بہت متاثر ہوا تھا۔ اسے پریکٹیکل ٹسٹ دیا گیا جسے اس نے بڑی آسانی سے پاس کیا۔ اس کے تقرر میں ایک ہی دقت تھی وہ اس کی چال تھی۔ وہ بچپن سے ہی پولیو سے متاثر ہوئی تھی۔ اس لیے وہ لنگڑا کر چلتی تھی اور تیزی سے چل نہیں پاتی تھی۔ اس کے ساتھ دوسری بیماریاں بھی لگی ہوئی تھیں۔ اسے ہائپر ٹینشن اور ہائی بلڈ پریشر کی بیماری تھی جس کی دوائیاں وہ پابندی سے لیتی تھی۔ وہ سگریٹ پیتی تھی اور اس لت کو چھوڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ انگریزی میڈیم سے میٹرک پاس کیا تھا اس لیے انگریزی فر فر بولتی اور لکھتی تھی۔ اس کا تقرر میری پی اے کے طور پر کر لیا گیا تھا۔ تقرر تو کر لیا تھا، لیکن یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ہمارے معیار پر پوری اتر پائے گی؟ یہ ایک پیچیدہ سوال تھا......

لیکن......

نیا ادارہ نئے لوگ اس پر کام کا پریشر اور اس کے چلنے کی سست رفتار اس کے کام میں حائل نہیں ہوئی اور وہ نہ صرف میری بلکہ پورے ادارہ کی پسند بن گئی تھی۔ کرستی فرنیچر آرڈر کرنا ہے.... کوٹیشن کمپیر کر کے سب سے کم اور سب سے بہتر فرنیچر کا آرڈر دینا ہے.... فیرویل پارٹی کے لیے ڈنر کا انتظام کرنا ہے..... میرے آفس میں تازہ پھول سجانے ہیں..... غرض ہر کام کے لیے کرستینا کی ضرورت ہونے لگی....

اکثر وہ اداس ہو جاتی۔ میں نے ایک دن اس کو گہری خاموشی میں ڈوبا ہوا دیکھ کر پوچھ لیا۔ ''سنو! یہ سگریٹ کب چھوڑو گی؟'' کرستی کچھ اور زیادہ ہی اداس ہو گئی۔

دھیرے سے اس نے کہا: ''باس! یہ جو میرا منگیتر جان ہے.....وہ مجھ سے محبت تو بہت کرتا ہے، لیکن شادی کے لیے Tension دیتا ہے۔ میں سگریٹ کے دھویں کے چھلے بناتی ہوں اور اس کے دھویں سے میں اپنا غم مٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔ سوری باس! میں آپ کے اس حکم کو ماننے کی کوشش کرتی ہوں۔'' کرستی کچھ ہی دیر میں آرڈر کی فائل لے آئی جس میں سب ہی ضروری کاغذات موجود تھے۔ میرا Approval لے کر آرڈر جا چکا تھا۔ فرنٹ ڈیسک وہ اچھی طرح سنبھال رہی تھی کیش بھی بڑی ایمانداری سے جمع کر رہی تھی۔ وہ مخلص تو تھی ہی، لیکن ساتھ ہی وہ میری وفادار پی اے تھی۔ پچھلے نو مہینے ہمارے پاس کام کرنے کے بعد اس نے پہلی بار ایک دن کی چھٹی مانگی تھی۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا تھا کہ وہ اپنے منگیتر جان کی سالگرہ منانا چاہتی تھی۔ وہ بہت خوش تھی کہ میں نے اس کی وہ چھٹی منظور کی تھی۔

میں بھی مطمئن تھا کہ میں نے ایک محنتی ایماندار اور پروفیشنل ایمپلائی کی مدد کی۔

ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں مجھے اچانک امریکہ جانا پڑا۔

میں نے آفس کی پوری ذمہ داری کرستی کو دیتے ہوئے کہا: ''کرستی روزانہ آفس کی رپورٹ میرے وہاٹس ایپ پر بھیجنا.... کیش بینک اکاؤنٹ میں چلا جانا چاہیے اور دوسرے اخراجات پٹی کیش سے خرچ کر کے اس کا اکاؤنٹ بھی مجھے بھجوا دینا۔''

اس نے مثبت انداز میں اپنا سر ہلایا اور ہچکچاتے ہوئے کہا: ''باس!.... مجھے کچھ کیش ایڈوانس چاہیے۔ آپ جانے سے پہلے دے دیں گے تو مہربانی ہوگی۔'' اس کی معصوم صورت پر مایوسی دیکھ کر میں نے وجہ جاننی چاہی۔

''کیوں اور کتنا ایڈوانس چاہیے کرستی؟''

وہ رونے لگی اور کچھ کہے بغیر اس کی سسکیاں ابھرنے لگی کچھ دیر سنبھلنے

کے بعد وہ بولی: ''باس پرسنل پرابلم ہے۔ جان سے میرا انگیجمنٹ تین سال پہلے ہوا تھا۔ میری شادی اس لیے نہیں ہو رہی ہے کیونکہ مجھے اپنے پیروں کا آپریشن کروانا ہے۔ جان اسی وقت مجھ سے شادی کرے گا جب کہ میرا پیر اچھا ہوگا....مجھے....۲۵ ہزار کیش چاہیے....جو میری سیلری سے ہر مہینے کٹوا دوں گی۔'' میں نے اس سے درخواست لکھنے کو کہا اور ساتھ میں اس کے نام کا چیک بھی لکھنے کے لیے کہا۔ اس کے نام کا ۲۵ ہزار روپیوں کا چیک میں نے سائن کیا اور اس کی درخواست پر Advance salary loan without interest لکھ دیا۔ وہ پھر سے ہلکی ہلکی سسکیاں لینے لگی۔ میں اسے شفقت سے دیکھتا رہا۔ وہ سوجی ہوئی آنکھوں سے میرا شکریہ ادا کر کے باہر چلی گئی۔

میرے امریکہ جانے کے بعد ایک ہفتہ تک تو کرستی کے میسیج میرے وہاٹس ایپ پر ملتے رہے، لیکن ایک ہفتہ کے بعد اس کے میسیج آنے بند ہوگئے۔ کرستی کا فون آف تھا۔ آفس سے پتہ چلا کہ کرستی اسپتال میں داخل کردی گئی ہے اور اس کا علاج چل رہا ہے۔ آفس کا کام دوسرے ملازمین سنبھال رہے تھے۔ میں نے امریکہ سے اسے Get well soon کارڈ اور پھول بھجوائے تھے۔ کہتے ہیں کہ'دوری اور وقت دونوں انسان کو بھلا دیتے ہیں'۔ شاید اسی لیے میں امریکہ کے دورہ کی گہما گہمی میں کچھ دنوں کے لیے کرستی کو بھول گیا تھا، لیکن جیسے ہی میں امریکہ سے واپس آ رہا تھا تو اچانک اس کی یاد تازہ ہوگئی تھی۔ اس کا فون اب بھی بند تھا۔ میں نے اس کی خیریت اپنے آفس سے لی تو معلوم ہوا کہ ابھی بھی وہ اسپتال میں ہے اور اس کا علاج چل رہا ہے۔

امریکہ سے واپسی کے بعد میں اس سے ملنے MGM اسپتال گیا۔ اسے گہری نگہداشت والے وارڈ میں رکھا گیا تھا۔

مجھے دیکھتے ہی وہ کھل اٹھی ایسے لگا جیسے اس کے لیے کوئی مسیحا آ گیا ہو۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی، لیکن میں نے اسے منع کر دیا تھا اور خود اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔ ''تم ٹھیک ہو جاؤ گی کرستی۔ میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔'' میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے جسم میں گویا زندگی دوڑ گئی تھی۔ اسے سگریٹ پینا بہت پسند تھا اس لیے اس کے لیے میں امریکہ سے الیکٹرک سگریٹ لایا تھا جو میں نے اس کے بستر پر اس کے کمزور ہاتھ کے پاس رکھ دیے تھے۔

''تھینک یو باس'' بس وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔ کرستی کی آنکھیں مایوس اور ہر طرح کے جذبات سے خالی تھیں۔ وہ مجھے واپس جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

مجھے ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ اس کے پیٹ میں السر ہو گیا ہے اور السر سے اندرونی خون بہہ رہا ہے۔ اس کا آپریشن ضروری ہے۔ اسی اثنا میں ایک مثبت بات یہ ہوئی تھی کہ اس کے منگیتر جان نے بغیر پیر کے آپریشن کیے ہوئے اس سے شادی کے لیے ہامی بھر لی تھی۔ اب وہ اس کے صحتمند ہونے کا انتظار کر رہا تھا اور وہیں اسپتال میں بیٹھا اس کی تیمارداری کر رہا تھا۔

دو دن بعد ہی کرستی کا آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے دعویٰ کیا کہ یہ آپریشن کامیاب رہا تھا۔ ایک ہفتہ میں اسے اسپتال سے چھٹی دے دی جائے گی، لیکن آپریشن کے دوران خون زیادہ بہہ جانے سے اس کے جسم میں بہت کمزوری آ گئی تھی۔ اسے خون کی تین بوتلیں چڑھائی گئی تھیں۔

مگر اوپر والے کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ خبر آئی کہ کرستی کی طبیعت پھر خراب ہوگئی ہے اور اسے ICU میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ جان کا فون آیا تھا۔ وہ رو رو کر کہہ رہا تھا کہ کرستی کے لیے دعا کریں۔ اسے زبردست دل کا دورہ پڑا تھا۔

میں نے آفس میں اسٹاف میٹنگ لی اور سارے اسٹاف سے اپنی محنتی ایماندار پی اے کی صحت یابی کے لیے دعا کرنے کو کہا۔

دوسرے ہی دن اطلاع ملی۔

کرستی چل بسی ہے۔ میں اپنے فون کے وہاٹس ایپ میں اس کے میسیج پڑھتا گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کرستی اب کبھی میرے دفتر نہیں آئے گی۔

اس کے فیونرل کے بعد جان میرے پاس آیا اور ایک لفافہ میرے نام کا مجھے تھماتے ہوئے دھیمے سے بولا: ''سر یہ Envelope کرستی نے آپ کے لیے دیا تھا اور کہا تھا کہ باس کو دے دینا۔''

میں ہاتھ میں لفافہ پکڑے کرستی کی سسکیوں کو کہیں اپنے نزدیک محسوس کر رہا تھا۔

میری انگلیوں میں ہلکی سی لرزش تھی۔ اس لفافہ میں کرستی کو دیا گیا ۲۵ ہزار کا چیک تھا اور وہ الیکٹرک سگریٹ جو میں نے اسے امریکہ سے آنے کے بعد گفٹ کی تھیں۔ ایک چٹ پر چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا۔ ''تھینک یو باس! اس رقم کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ جان نے مجھے بغیر آپریشن کے ہی قبول کر لیا ہے اور آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسموکنگ چھوڑ دوں گی تو وہ میں آپ کے امریکہ جانے کے فوراً بعد چھوڑ چکی ہوں۔'' میں نے وہ الکٹرک سگریٹ جان کو گفٹ کیے اور اس نے آنسوؤں سے بھیگی آواز میں مجھے تھینکس کہا۔ جان نے باہر جاتے ہوے اسی الیکٹرک سگریٹ سے ایک زوردار کش لیا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

اسی سگریٹ کے دھویں کا ایک چھلہ بنا اور فضا میں بکھرنے لگا۔

میں کھڑکی سے باہر جاتے دھویں میں کرستی کے ایماندار اور محنتی پیکر کو معدوم ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا.... ◆◆◆